سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے ۱۸ وارث روڈ ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ ۔ لاہور } اسٹینٹ رخصت پر

پادری ایچ۔ اے۔ ڈائیل صاحب ایس۔ پی۔ ایم ایمپریس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے۔ تمام مضامین و اشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۷ اکتوبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۴۰

مسدّسِ مِنّت

گذشتہ سے پیوستہ

کوڑوں سے معبدوں میں انہیں مار مار کر   تم شہر شہر بلکہ ستاؤ گے در بدر
ناحق وہ راستبازوں کا جو سمجھے تم پر   آئے تمہارے سر پہ نہیں فرق بال بھر
ہابل سے زکریاہ تک اس کا وبال آئے
ناحق عمل کیا ہے مگر حق نال آئے

اے انبیا کے قاتل و خونی یروشلم   پتھراؤ کا بھی تو نے کیا سنگدل ستم
کتنی ہی بار عزم کیا میں نے یہ اہم   جس طرح اپنے بچوں کا مرغی بچائے دم
چیل آتی دیکھکر وہ بچا لیتی ہے اُنہیں
سایہ پروں کا کر کے چھپا لیتی ہے انہیں

ایسے ہی تیرے بچوں کو میں بھی بچا سکوں   پھیلا کے اپنا دامنِ رحمت چھپا سکوں
تو نے نچاہا آپ تو میں چاہ کیا سکوں   اس کے سوا اب اور ہے کیا جو بتا سکوں
ویران گھر تمہارا تمہارے لئے ہُوا
اب تک میں کر چکا ہوں جو میرے کئے ہُوا

جاتا ہوں میں یہاں سے یہی اسکا ہے سبب   تم دیکھ بھی نہ پاؤ گے آئندہ مجھکو اب
جب تک نہ یہ کہینگے تمہارے دہان و لب   وہ ہے مبارک اُسکا خداوند ہے لقب
یہ بات ان سے کہہ کے خداوند چل دیا
تنبیہ اور کر کے انہیں پند چل دیا

اب ہادیانِ دیں کی ہدایت کیواسطے   غافل فریبیوں کی نصیحت کیواسطے
خدمت کے اجر و زجر بغاوت کیواسطے   بولا مسیح خادم و خدمت کیواسطے
لیکن مثال میں کہ مماثل سمجھ میں آئے
کس کا مثیل ہے وہ یہ کامل سمجھ میں آئے

مالک تھا ایک گھر کا لگایا تھا جس نے باغ   انگور تازہ تر کا لگایا تھا جس نے باغ
تھا منتظر ثمر کا لگایا تھا جس نے باغ   عازم ہُوا سفر کا لگایا تھا جس نے باغ
گھیرا احاطہ حوض بھی کھدوایا بیچ میں
بہر مقام برج بھی ٹھہرایا بیچ میں

ٹھیکہ میں باغبانوں کو دے کر گیا سفر   انگور اسنے دینا دم موسم سفر
لیکن جب اُس نے بھیجے تھے خدام وقت پر   بیٹھے تھے اور تاک میں وہ باغبان ادھر
مارا کسی کو پیٹا کوئی قتل کر دیا
دینا نہ تھا انہوں نے نہ اُن کو ثمر دیا

بے چل گئے جو لوٹ کے زخمی ملازمیں   مالک یہ حال سُن کے ہُوا سخت خشمگیں
بعض آئے بچکے بعض گئے جان سے وہیں   اور بعض سنگسار ہوئے با دل حزیں
اس نے جو دست ہائے تطاول کشادہ تھے
بھیجے ملازم اور جو اُن سے زیادہ تھے

اُن باغیوں کے پاس جو پہنچے یہ اہلکار   پُہولی اُن کی گفتگو تھی تو دل اُنکے خارزار
سمجھایا اُن کو لاکھ کہا بھی ہزار بار   لیکن شریر اور جلے صورت چنار
غالب گروہ مفسدہ پروانہ آگیا
ضرب و قتال اُن پہ ہر اک سازآگیا

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک میں اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں (ایوب ۴۲)

مثنوی صبر ایوب

(منظومہ جناب کیدارناتھ صاحب بنت سکینہ گھنڑاجپوری)

بیتابی ہے تاب آپ کیوں ہے
بیچینی ہے اضطراب کیوں ہے

حق ترسی پہ تکیہ تھا نہ تیرا؟
دینداری تھی آسرا نہ تیرا؟

مارا گیا بے گناہ کوئی
اُجلا بھی ہُوا سیاہ کوئی

ہل جوتے بدی کا بدی بوئے
کیوں فصل بدی کی وہ نہ لوٹے

جھونکے سے خدا کے وہ ہوا ہوں
اور نتھنوں کی دم سے دم فنا ہوں

ببروں کا گرجنا ہو اگر بند
شوروں کا بھی شور ہو نظر بند

ٹوٹے ہیں جوان شیر کے دانت
بے صید کے کلبلاتی ہے آنت

ایک بات یہ چھپ کے مجھ تک آئی
در پردہ دی کان میں سنائی

اُن رات کی رویتوں کے اندر
اور اُن کے خیالوں میں بھی اکثر

جب آدمیوں پہ ہو نیند غالب
بیجان ہوں مردوں کے سے قالب

ایسا ہوا خوف دل پہ طاری
اور ہڈیاں ڈر سے کانپیں ساری

گذری ایک روح روبرو سے
سب تھے کھڑے رونگٹے بدن کے

گو روبرو آنکھوں کے کھڑی تھی
شک میں شکل اُسکی کچھ پڑی تھی

تھا گشبہ شبیہہ میں بہر حال
پرساں ہوئی گویا یوں وہ تمثال

کیا یہ جو بشر ہے راکھ اور خاک
ہو آگے خدا کے صادق و پاک

کیا یہ جو بشر ہے خود شر آلود
بے شر ٹھہریگا پیش معبود

نادان فرشتوں کو گنے جو
خاین کہے اپنے خادموں کو

تو کیا ہیں گلی مکان کے ساکن
یہ خاک ہیں خاک کے اماکن

برباد ہوں صبح سے جو تا شام
پتنگھی سے مٹے نشاں یہ ہے نام

جتنا ہی نہیں جمال اُن کا
ناداں مریں ہیں مآل اُن کا

اب دیکھ پکار کے کسی کو
پاسخ پہ اُبھار کے کسی کو

کیا کوئی ترا جواب دیگا
آرے نہیں لاجواب دیگا

تو قدسیوں میں سے کسکی جانب
ہوگا متوجہ یا مخاطب

غصہ ناداں کو مار ڈالے
احمق کو حسد سموچا کھائے

نادان کو دیکھ کر ذی عظمت
کی اس کے مکاں پہ میں نے لعنت

وہ آپ مع عیال و اطفال
بے امنی کے ہاتھ سے ہے پامال

دبا مرنا یہ اُن کی عاقبت ہے
کون اُنکی خبرلے۔ خیریت ہے؟

دروازہ پہ کچلے جاتے ہیں وہ
کب اس سے رہائی پاتے ہیں وہ

بھوکوں سے ہے کھیتی کھائی جاتی
کانٹوں ہی سے ہے نکال لی جاتی

رہزن مال اُن کا مارتے ہیں
کھاتے ہیں نہیں ڈکارتے ہیں

تکلیف زمیں سے ہو نہ پیدا
تصاع نہ مٹی سے ہویدا

تکلیف کے واسطے بشر آئیں
چنگاریاں جیسے اوپر اڑ جائیں

لیکن میں خدا کو ڈھونڈھونگا
حال اپنا میں اس سے خود کہونگا

ہیں بیقیاس اُسکے کل عجائب
کب آئیں شمار میں غرائب

برساتا ہے مینہہ وہ زمیں پر
میدان میں ہے پانی ہو کہیں پر

پستوں کا ہے سر بلند کرتا
غمگینوں کو ہے خوشی سے بھرتا

عیاروں کے دیکھ کر مقاصد
باطل کرتا ہے۔ بلکہ فاسد

عیاری میں عاقلوں کو پھانسے
اوروں کو جنہیں دیکھے جو جانے

ٹیڑھوں کی صلاح کو اُلٹ دے
اور ترچھوں کے مشورے پلٹ دے

دن کو وہ اندھیرے میں ہیں گرتے
سورج ہے ٹٹولتے ہیں پھرتے

خنجر سے غریب کو بچائے
جبار کے ہاتھوں سے چھڑائے

مسکین دل امید میں ہے خورسند
بد کے ہوں مگر لب و دہن بند

تنبیہہ دے حق ہے نیک بختی
ہے موم سے نرم اُس کی سختی

تادیب کی کر نہ تو حقارت
العاقل یکفیہ الاشارت

دے زخم وہی وہی دے ٹانکے
کچھ کھیل عجیب ہیں میاں کے

چنگا کرے خود ہی کرکے گھائل
میلا نہیں دل کہ ہو نہ مائل

کردیگا رہا اذیتوں سے
چھڑیگا تو چھ مصیبتوں سے

ساتوں میں سے ایک بھی نہ آئے
اور شش و پنج سے چھڑائے

کال آئے تو موت تو نہ دیکھے
تلوار سے فوت تو نہ دیکھے

مارے نہ زباں کا تازیانہ
بک بک کرتا ہے زمانہ

کب موت کے پھندے میں پھنسیگا
تو کال کو دیکھ کر ہنسیگا

کیا تاب درندے تجھ کو پھاڑیں
پتھر نے عہد کب لگائیں

میدان کے درندوں سے ہے میل
اور دشتی چرندوں سے ہے میل

نور افشان

مطبوعہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۷ء

ہند کی موجودہ حالت

جو واقعات و حالات آجکل پے در پے رونما ہو رہے ہیں اُن پر نظر کرنے سے سخت افسوس ہوتا ہے اور مایوسی کی گھنگھور گھٹا سیاہ تر اور قریب تر نظر آتی ہے۔ جن کے دلوں میں واقعی حبِ وطن کا جوش ہے وہ تلملا رہے ہیں اور طرح طرح کی تدابیر سوچتے اور تجاویز پیش کرتے ہیں تاکہ کسی طرح سے کشتیِ ہند طوفانِ خانہ جنگی کے تباہی خیز تلاطم و ورطۂ ہلاک سے بچ کر ساحلِ نجات پر جا لگے لیکن ان جان نثارانِ وطن کی کوئی نہیں سُنتا اور ہندو مسلم اخبار باہمی عناد و نفاق کی آگ پر بیش از بیش ہیزم کشی کر رہے ہیں۔

اس افسوسناک حالت میں معدودے چند اصحاب نے اپنے حقیقی جذبات کو نظم و نثر میں سپردِ قلم کر کے شائع کیا ہے اور اگر ان کی تقلید میں دیگر محبانِ وطن بھی زبان و قلم کو خدمتِ ملک میں وقف کر دیں تو کچھ تعجب نہیں کہ ان کی کوشش سے آبِ صلح آتشِ فساد پر غالب آجائے۔

اس سلسلہ میں پادری برٹامل صاحب کا مضمون ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ مضمون ہندو مسلم جماعتوں کے لئے نہایت ہی قابلِ غور ہے۔ امید ہے کہ دیگر صاحبانِ قلم اس نازک موقع پر اپنے ملک کی صلاح و فلاح میں سعی و کوشش سے باز نہیں رہیں گے۔ ہمی خواہانِ وطن کا کام سعی و کوشش ہے اور حقیقی فلاح و بہبودی خدا کے ہاتھ میں ہے ہماری دعا و رجا یہی ہونی چاہئے کہ خدا اپنے فضل و کرم سے خاکِ ہند کو فساد و عناد سے پاک کرے اور اہلِ ہند صلح و امن میں زندگی بسر کریں۔ آمین۔

ہندو مسلم اتحاد اور مسیحیت

ہندو مسلم اتحاد کا ذکر اک برسوں سے ہم سنتے چلے آتے ہیں۔ سینکڑوں مضامین اور لیڈنگ آرٹیکل محبانِ وطن کے دماغ سے نکل چکے ہیں اور ہندی اتحاد کے اکھاڑے میں ہزاروں رستمِ زمان کی زور آزمائی ہو چکی ہے اور ہر سال درجنوں ریزولیوشن اور قراردادیں پاس ہو کر مشتہر ہوتے رہتے ہیں مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اور باوجود اس ان تھک جدوجہد کے ہندوستان کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت قابلِ افسوس اور خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ہندو مسلمانوں کے خلاف اپنے جذبات بھڑکا رہے ہیں اور مسلمان ہندوؤں کے خلاف جہاد کے ڈھول کھڑکا رہے ہیں اور فریقین کی تحاریر اور تقاریر سے اور بھی مخالفت کی آگ سلگ رہی ہے۔ جن شہروں اور قصبوں میں کانگریس اور لیگ بغلگیر ہونے کی سُر میں الاپ رہی تھیں وہاں پر ہندو مسلم سوال اور میں تُو تُو اور مار دھاڑ اور قتل و خون کی واردات ظہور پذیر ہیں تھوڑے ہی دنوں کے اندر تمام محبانِ وطن اور سیاسیانِ قوم کی سرتوڑ کوشش پر پانی پھر گیا اور کیا کرایا سب کچھ خاک میں مل گیا۔

آخر کیوں؟ یہ نہایت ہی اہم سوال ہے۔ مگر ہم اس اہمیت میں ضرور دخل دینا تو اب سمجھتے ہیں۔ سببِ اول قومی احساس کی کمی ہے۔ ملکِ ہند مخلوط النسل اور مختلف اقوام کے اجزا کا مادی ہے۔

قدیم یونانیوں کا قول تھا کہ اتحاد کیلئے خونی رشتہ سب سے اول شرط ہے اور یہ سچ بھی ہے کہ ایک بھائی کے لوگ اگر کسی وقت باہمی تنازعات میں پڑ بھی جائیں تو بھی اُن کے باہمی اتفاق کے چند قدرتی اسباب اُن میں قائم اور بحال رہتے ہیں کیونکہ خونی رشتہ تقاضائے اُنس کا فکر رکھتا ہے۔ اور خونی رشتہ ہی بکھرے ہوئے قومی ذروں کو باہم ملا دیتا ہے۔ جنہیں ایسے رشتوں کا وجود مفقود ہے۔ چاہئے تھا کہ اہلِ ہندوستان سرا اپنا آبائی وطن اور گھر سمجھتے ہیں باوجود خونی رشتہ نہ ہونے کے ایک قوم بننے کی کوشش کرتے مگر اہلِ ہند نے اُلٹا قومیت اور مذہب کو ایک ہی ساتھ ملا دیا ہے اور قومیت اور مذہب کا امتیاز مشکل ہو گیا ہے جس سے ہندیوں کا باہمی اتحاد ناممکن اور محال کی صورت اختیار کر گیا ہے اور ہمارا پیارا ہند شیطان کا ڈرامہ بن گیا ہے اور شیطنت کے ہر انواع و اقسام کے پارٹ ادا کئے جا رہے ہیں۔

دوم۔ فریقین کے درمیان مذہب کی سنگین دیوار ہم یہ نہیں کہتے کہ مذہب اتحاد کا دشمن اور مخالف ہے کیونکہ ایک ہی گھر میں مختلف خیال کے افراد موجود ہوتے ہیں مگر خاندانی اور خونی محبت اُن کو بکھرنے نہیں دیتی اور مذہب اخلاق کی اصلاح کا کام ہے۔ اگر ہند کے ان دو بڑے مذہبوں کی تہ کی پیروی قومیت کو ساتھ ملا کر کی جائے تو اتحاد محالِ مطلق ہے کیونکہ ہر دو مذاہب کا یہ الہامی فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں اور ایک دوسرے سے دوستی اور میل جول نہ رکھیں ورنہ نرک اور جہنم اُن کا گھر ہے۔ کیونکہ ہندو مذہب کا مسئلہ اچھوت اور دھرم تقسیم ایک ایسی بات ہے جو انسان کو برادری برتاؤ سے روکتی ہے اور بنی نوع کو وسیع مساوات کے حقوق سے برطرف رکھتی ہے اور یہ اچھوت اور دھرم تقسیم برادری برتاؤ کے پاک اصول کی جانی دشمن ہے۔ (باقی دارد)

ایک فرانسیسی لڑکی کی بہادری

ریمز ۲۹ ستمبر۔ ریمز اور چیلنس کے درمیان پڑنے کے ریلوے اسٹیشن ماسٹر کی لڑکی رنیہ چھٹی نوٹ نے نہایت خطرناک حالت میں قابلِ تعریف بہادری کا اظہار کیا۔

اس کا باپ جب سگنل کے کیبن کو جا رہا تھا تو ایک گذرنے والی گاڑی سے چوٹ کھا کر گر گیا۔ اس لڑکی نے دیکھا کہ سگنل خطرناک ہو رہا ہے۔ تو سٹیشن سے جس میں [illegible] باپ کو چھوڑ کر [illegible]

میں لے گئی جہاں وہ فوراً مر گیا لیکن لڑکی نے اپنے رنج کو ضبط کیا اور گاڑیوں کو تصادم سے بچانے کے لئے سگنل کیبن کو چلی گئی اور پانچ گھنٹہ تک اپنی جگہ کام کرتی رہی

جسٹس کنور دلیپ سنگھ صاحب دوبارہ جج مقرر ہو گئے

شملہ یکم اکتوبر۔ [illegible] ہوا ہے کہ مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کو ایڈیشنل جج عدالت عالیہ لاہور مقرر کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے اور اعلان بہت جلد شائع ہونے والا ہے۔ مبارکباد۔

نئی دہلی

نئی دہلی کی سکرٹریٹ کی عمارت کے گنبد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔ یہ گنبد قطب مینار سے بھی چھ فٹ بلند تر ہے اور زمین سے ۲۱۰ فٹ اونچا ہے۔

کورٹ آف وارڈس کا دفتر

الہ آباد۔ ۲۹ ستمبر۔ تیج نرائن ولیدار دفتر کورٹس آف وارڈس الہ آباد کو خیانت کے الزام میں دو سال قید با مشقت اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

ڈپٹی مجسٹریٹ نے جس مقدمہ کی سماعت کی۔ یہ خیال ظاہر کیا کہ دفتر مذکور میں روپیہ غبن کرنے کے لئے سازش کی گئی تھی اور سفارش کی کہ پانچ دوسرے ملازمین برطرف کر دیئے جائیں کیونکہ دفتر میں اُنکی موجودگی خطرناک ہے۔

نرنیدر بہادر ایک دوسرے ولیدار پر غلط حسابات بنانے کے الزام میں دو سو روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ خاص منیجر بے گناہ قرار دیا گیا۔ جرمانہ کی رقوم دفتر مذکور کو ادا کر دی جائیں۔

ڈاکخانوں کے ایک انسپکٹر کی سزایابی

لکھنؤ ۲ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تجمل حسین انسپکٹر ڈاکخانجات گورکھپور کو خیانت کے الزام میں دو سال قید با مشقت اور چار سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

مہاتما گاندھی کا دورہ ریاست کوچین

مدراس ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہُوا ہے مہاتما گاندھی کو مہاراجہ کوچین دعوت دینگے کہ وہ ریاست کوچین میں اُن کے مہمان رہیں۔

بھرت پور کے محلات میں چوری

اجمیر ۲۹ ستمبر۔ اخبار ترن راجستھان رقمطراز ہے کہ بھرت پور کے شاہی محلوں میں سے زیورات چوری گئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس کا سراغ مل گیا ہے اور ایک کلرک اور اس کا پڑوسی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کلرک کے پاس سے پچاس ہزار روپیہ کی مالیت کے زیورات برآمد ہوئے ہیں۔

کوائف دہرہ دون

الہ آباد یکم اکتوبر۔ دہرہ دون میں کوئی تازہ فساد نہیں ہُوا لیکن شہر میں لوگ ہنوز خوفزدہ ہیں۔ فوجی پہرہ قائم ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رام لیلا کے جلوس پر قیود عاید کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ زیادہ تر بیرونی مسلمان اس فساد کے لئے ذمہ دار ہیں اور اُن کے خلاف سخت تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

ہسپتال کے زخمیوں کے علاوہ بہت سے زخمیوں نے پرائیویٹ طور پر علاج کرایا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک زخمی اور ہلاک ہو گیا ہے۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دو آدمی مقتول اور دس سخت زخمی ہوئے نیز ۱۳ زخمی ہسپتال میں داخل ہوئے۔ موقعہ پر تقریباً ۵۰ آدمی گرفتار کئے گئے تھے جن میں سے [illegible] ہنوز حراست میں ہیں۔

پھر سرحد ترکی و ایران پر ڈاکے

قسطنطنیہ ۳ اکتوبر۔ ایک سرکاری ترکی ایجنسی کی اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکوؤں کے گروہوں نے سرحد ترکی و ایران پر پھر لوٹ مار شروع کر دی ہے ترکوں کا خیال ہے کہ ان ڈاکوؤں کو حکومت ایران شہ دے رہی ہے

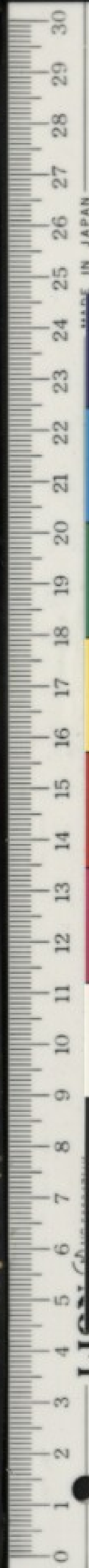
قسطنطنیہ ۳ اکتوبر۔ کردی قزاقوں کی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئی ہیں۔ جس کا مستقر ایرانی علاقہ میں بیان کیا جاتا ہے اور اُن کی وجہ سے ایک دہشت سلطنت کے متعلق سرکاری حلقوں میں تردد پیدا ہو گیا ہے بلکہ بعض ایرانی مقامی حکام ڈاکوؤں کی سرگرمیوں سے اغماض کرتے ہیں جو واقعی ترکی کے اس علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ جو صوبہ بجانیہ کے خاص شہر کے قرب و جوار میں واقع ہے اور اس طرح مشرقی صوبوں کے امن کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ بعض ڈاکوؤں کے سردار سابق ترکی افسر ہیں حکومت ترکی نے حکومت ایران کو ان کے افسوسناک نتائج کی طرف نہایت زور [illegible] سے توجہ دلائی ہے جو کردی قزاقوں کی سرگرمیوں کے جاری رہنے سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ جرائد ترکی ایران کے سکوت پر سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں۔

ایک ماہر بنگالی تیراک بمبئی میں

بمبئی ۴ اکتوبر۔ ایک ماہر بنگالی تیراک مسٹر راہن چیٹرجی بی۔ اے نے جو الہ آباد کا ایک طالب علم ہے اور کل یہاں پہنچا ہے بمبئی کی بندرگاہ میں ۲۴ گھنٹہ تک تیرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ آج ½۲ بجے تیراک مذکور نے اپولو بندر کے پھاٹک کی سیڑھیوں سے تماشائیوں کی ایک کافی تعداد کے روبرو تیرنا شروع کیا۔ اُسے یقین ہے کہ میں اپنے ارادے میں کامیاب ہونگا۔ جس وقت اُس نے پانی میں چھلانگ ماری تو تماشائیوں نے مسرت کا اظہار کیا

تیراک مذکور کا ارادہ اران تک تیرنے اور پھر وہاں سے ایلفنٹا تک پہنچنے کا ہے۔ اس کے بعد وہ اپولو بندر کے پھاٹک کی طرف واپس آ جائیگا۔ یہ سب ۵۰ میل کا فاصلہ ہے۔ تیراک مذکور نے تیراکی میں بازی لے جانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے دسمبر ۱۹۲۳ء میں ۹ گھنٹے اور ۱۵ منٹ دریائے گنگا میں تیر کر ۴۳ میل کا فاصلہ طے کیا۔





جنوبی افریقہ میں مذہبی رواداری

(کیپ ٹاؤن) سید منصور عارفی مدینہ۔ جب جنوبی افریقہ میں دو سال گذارنے کے بعد واپس جانے لگے تو اُن کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دی گئی۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ آپ نے جنوبی افریقہ کے یورپینوں کی مذہبی رواداری کی تعریف و توصیف کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ فریقین کے لئے بہتری کا موجب ہوگا

(زمیندار)

حجاز کا نظام تعلیم

ام القریٰ کی ایک تازہ اشاعت میں جلالۃ السلطان کے ایک فرمان کا خلاصہ شائع ہوا ہے جس میں حجاز کے نظام تعلیم کے متعلق چند اصول اساسی بیان کئے گئے ہیں۔ حکم دیا گیا ہے کہ مصالح ملکی اور دینی و دنیاوی ضروریات کو مد نظر رکھ کر ایک درسی نصاب مقرر کیا جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے ایک مجلس معارف متعین کی گئی ہے جسے حسب ذیل اصول مد نظر رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اول تمام ملک کا تعلیمی نصب العین اور طریق تعلیم یکساں ہوگا۔ ابتدائی تعلیم لازمی اور غریبوں کے لئے مفت ہوگی۔ دوم۔ تعلیم کے چار درجے ہونگے تحضیری۔ ابتدائی۔ ثانوی۔ عالی۔ سوم دروس اور مواضع تدریس معین کئے جائینگے۔ چہارم۔ مدارس اور مدرسین ہیئت علیہ کے زیر نگرانی رہینگے پنجم مسجد الحرام اور دیگر مدارس کے لئے لائحہ تعلیم مقرر کیا جائیگا۔

اس کے علاوہ یہ اصول معین کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص سرکاری مجلس معارف کے تجویز کردہ لائحہ تعلیمی کو ترک کر کے کسی دوسرے طریق پر درس نہ دے سکیگا۔ معلمین جن علوم کی تعلیم دینا چاہینگے اُن کی منظوری ہیئت علیہ کی منظوری سے تجویز کی جائیگی۔

یہ تمام اصول اس لئے نافذ کئے گئے ہیں کہ حجاز چونکہ صدیوں کے بعد پہلے پہل ایک منظم تعلیمی زندگی شروع کرنے والا ہے اس لئے اس کی تعلیمی سرگرمیوں میں وحدت پیدا ہو جائے اور ایک ہی انداز پر ساری قوم کی تربیت ہو۔ سلطان ابن سعود کا منشا یہ ہے کہ اہل حجاز کتاب و سنت کے علاوہ دنیاوی علوم میں بے بہرہ نہ رہیں۔ وہ علوم حاصل کریں جنکی انہیں ضرورت ہے۔ نیز غیر ضروری السنہ و علوم کی تحصیل میں فی الحال اوقات صرف کرنا مفید نہ ہوگا ہاں جب قوم ابتدائی تعلیم سے بہرہ ور ہو جائیگی تو پھر ہر قسم کے شعبوں میں ترقی کے دروازے کھول دیئے جائینگے چونکہ سلطان نے ابتدائی تعلیم جبری قرار دے دی ہے اس لئے امید رکھنی چاہیئے کہ آیندہ پانچ چھ سال کی مدت ہی میں اہل حجاز کا بچہ بچہ نعمت علم سے بہرہ ور ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ سلطان کو اس نیک ارادے میں کامیاب کرے۔ اور انہیں اہل حجاز کی تعلیم و تربیت کی توفیق بیش از بیش عطا فرمائے۔

ایک عجیب و غریب چوری

دہلی ۳ اکتوبر۔ نرائن سنگھ اور اس کا ساتھی عارضی طور پر چند دنوں ہوٹل میں ٹھہرے۔ انہوں نے گذشتہ جمعہ کے دن ہوٹل کے مالک سے سیر کے لئے موٹر کار مانگی اور اسے کرنال کی سڑک پر جمنا کے کنارے کنارے لے گئے تین میل دور نکلکر ڈرائیور کو پستول دکھلایا اور اُسے موٹر کے تختے سے ہٹا کر خود چلانا شروع کیا۔ کرنال سے چھ میل آگے نکلکر انہوں نے ڈرائیور کو رسی سے جکڑا اور پھر اُسے سڑک پر سے کھیتوں میں پھینک دیا۔ صبح کے وقت چند راہرووں کی نظر اس مصیبت زدہ ڈرائیور پر پڑی اور وہ اُسے کرنال لے آئے۔ اس معاملہ کی اطلاع پولیس میں کی گئی۔ پولیس والوں نے مختلف مقامات پر برقی پیغامات بھیجے اور ملزم کل گرفتار کر لئے گئے۔

دہلی میں اشتہاروں کی ممانعت

دہلی ۲ اکتوبر۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایسے اشتہاروں کی طباعت ایک ماہ کے لئے ممنوع قرار دی ہے جس میں عام جلسوں کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہو۔ ان امتناعی احکام کی وجہ شہر میں فرقہ وار چپقلش کا خطرہ اور نقض امن کے خطرے کا اندیشہ ہے

(انقلاب)

لدھیانہ میں غلہ کی اسلامی آڑہت

لدھیانہ ۲۹ ستمبر۔ لودیانہ میں مسلمانوں کے مشترکہ سرمایہ سے مسلم امدادی کمپنی کھلنے والی ہے۔ پانچ روپیہ فی حصہ کے حساب سے دس ہزار روپیہ جمع کیا جائیگا اور غلہ کی آڑہت کھول جائیگی۔ پانچ سو کے قریب حصے فروخت ہو چکے ہیں اور بتدریج فروخت ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ تھوڑے دنوں تک کمپنی اپنا کاروبار شروع کر دیگی شیخ حسام الدین صاحب سکرٹری پنجاب خلافت کمیٹی جب لودیانہ تشریف لائے تو انہوں نے اس کمپنی کا کاروبار چلانے کے لئے مسلمانوں کو مفید مشورے دیئے تھے۔

حاجی اصغر علی صاحب صدر اور بابو شیر علی صاحب اس کمپنی کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

لطیفہ

ایک کم سواد طالب علم سے جو سن رشد و تمیز کو پہنچ جانے پر کورن کلودن تھا۔ اُستاد نے پوچھا کہ تیرا خالق کون ہے۔ شاگرد پہلے تو سوال سن کر ہی حیران و ششدر رہ گیا جب اُستاد نے بار بار وہی سوال کیا تو شاگرد نے سوچ کر جواب دیا کہ میری ماں۔ یہ احمقانہ جواب سے اُستاد بہت نا راض ہوا اور ایک دوسرے کم عمر لڑکے سے جسکی عمر پانچ چھ سال تھی وہی سوال کیا اس نے بلا تامل جواب دیا کہ میرا خالق خدا تعالےٰ ہے معلم نے اسے شاباش دی اور پہلے شاگرد سے کہا کہ تو بیوقوف ہے۔ تم کو چاہیئے کہ سمجھو تو جانتا ہے کہ اسکا خالق کون ہے اور تم ایک اتنی سی بات بھی نہیں جانتے جو وقت تمہاری تعلیم پر صرف ہوا وہ سب بیکار گیا کورن صاحب بولے کہ جناب آغا صاحب فرمائے حقیقت یہ ہے کہ اسے پیدا

سیالکوٹ کنونشن

۳۰ سے ۶ ستمبر ۱۹۲۶ء تک

گذشتہ سالوں کی مانند یہ کنونشن بھی بارونق تھی دو ہزار سے زیادہ لوگ اس کنونشن میں شریک ہوئے جن میں کئی ایک مالک دور دراز حصے سے سفر کر کے حاضر ہوئے تاکہ مسیحیوں کی باہمی رفاقت اور بہت سی پُرفضل برکتوں سے تازہ دم ہوں۔ رہائش خوراک وغیرہ کا انتظام خاصہ تھا۔ سارے کے سارے کارکنان بڑی سرگرمی محبت اور دل تپاک سے شریک ہونے والوں کی خدمت کے لئے کمربستہ تھے۔ لوگ ہر طرح سے مطمئن معلوم ہوتے تھے اور ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایک ہی غرض کے لئے آئے ہیں کہ مسیح مصلوب کو جانیں۔

امسال کنونشن کا عام مضمون "مسیح کی صلیب اور ہماری فرمانبرداری" اور سب واعظین نے اپنی ہدایت سے مسیحیت کے اس مرکزی مضمون کو مؤثر طریقہ پر ادا کیا۔ اتنا وقت نہیں اور نہ ہی گنجایش ہے کہ ہم تمام واعظین کی مفصل وعظوں کو لکھ سکیں لیکن ہم مختصراً چند باتیں ان اصحاب کی خاطر جنکو شمولیت کنونشن کا موقع نہیں ملا ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ لطف تو اسی میں تھا کہ خود حاضر ہوتے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

جن واعظین کے اسمائے گرامی اشتہارات میں درج تھے سب حاضر تھے۔ یعنی پادری اے رلارام۔ بشپ راہنین۔ پادری دیوا داس۔ پادری عبدالحق۔ پادری لیمبول۔ پادری وزیر چند۔ پادری برکت مسیح۔ پادری ڈنگلش صاحبان۔ پادری اے رلارام صاحب کنونشن کے صدر تھے جنہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے صدارت کی خدمت کو سر انجام دیا وعظوں کے بعد ان کے مختصر نوٹ سامعین کے لئے ایک سرمایہ ہوتے تھے۔

پروفیسر صاحب لیمبول صاحب نے تین وعظوں میں مذکورہ بالا مضمون پر منادی کی اور ظاہر کیا کہ مسیح کی صلیب کی غرض اور مقصد کا ثبوت ہماری فرمانبرداری ہے اور مسیحی کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ دنیا کو اپنی زندگی سے مسیح کی صلیب دکھا دے اور ہر ایک مسیحی کی نسبت یہ حق اور درست ہو کہ وہ مسیح مصلوب اور کلام الٰہی کو جانتا ہے اور ہر مسیحی پولس کی مانند صلیب کی فرمانبرداری میں اپنے نفع کے کاموں کو نہ صرف نقصان سمجھے بلکہ نقصان اٹھائے اور یہ جانے کہ ہم مقدسوں کے ہم شہری اور بادشاہی گھرانے کے ہیں اور جس ملکت اور جس شہر کے باشندے ہیں ویسا ہی لباس، زبان اور رواج رکھیں۔

پادری عبدالحق صاحب کے وعظ بڑے خیمے میں اور پنجابی میٹنگس میں ہر جگہ تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ جیسے وہ میدان مباحثہ میں گوئی سبقت لے جاتے ہیں ویسے مسیحیوں کے لئے کلام الٰہی کے بھیدوں کے انکشاف کرنے والے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ "صلیب مسیحیت کی امتیازی خصوصیت ہے" اور افسوس کا مقام ہے کہ اکثر مبشر المسیح کی بہت سی اخلاقی خوبیوں کو پیش کرینگے لیکن مسیح مصلوب کو پیش نہیں کرتے اور یاد رکھیں کہ وہ انجیل بشارت کوئی بشارت نہیں ہے جس میں مسیح مصلوب پیش نہیں کیا جاتا۔ مسیح کی فرمانبرداری کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ ہم اکثر اس فرمانبرداری میں صلیب کو ہلکا کرتے ہیں یا شمعون کی مانند بیگاری صلیب بردار بنجاتے ہیں۔ حالانکہ مسیح نے کہا کہ جو میرے پیچھے آئے وہ اپنی صلیب اٹھا کر میری پیروی کرے۔ اور پھر یہ کہ تنگ دروازہ ہے۔ اصل ہر کیونکہ سکڑی ہے وہ راہ جو بہشت کو پہنچاتی ہے۔ غرضیکہ ان کے وعظوں کا لب لباب یہ تھا کہ مسیحی زندگی صلیب کی زندگی ہے اور بغیر صلیب بردار ہونے کے ہماری فرمانبرداری نا ممکن ہے۔

بشپ راہنین صاحب کے وعظ بڑے سنجیدہ اور سامعین کو اپنے دلوں کی جانچ کرنے پر آمادہ کرنے والے تھے کہ مسیحی ہو کر اپنی زندگی اور تعلقات میں کیسے ہیں۔ سبت کی صبح کو انہوں نے عشائے ربانی کے ساکرامنٹ کو ادا کیا۔ بڑا مجمع ساکرامنٹ لینے والوں سے بھرا تھا اور یہ بڑا ہی سنجیدہ موقع تھا اور یہ وہ موقع تھا جہاں ہم نے فرقہ بندی کے تعصب کو شکستہ اور ہندوستانی مسیحی برادری کا نقشہ دیکھا جبکہ ہر رنگ ساکرامنٹ کی حقیقی برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے خداوند کی میز کے پاس آئے اور روٹی اور دائن میں جو مسیح کے بدن اور لہو کا نشان ہیں شریک ہوئے۔

پادری دیوا داس صاحب کے پیغام مفید تھے خصوصاً جبکہ انہوں نے بیان کیا کہ کلیسیا کے ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ مسیح کی بے قیاس دولت سے دولتمند ہو کر ان کی جو نجات کی برکتوں سے کنگال ہیں انکو دولتمند بنادیں۔

پادری ڈنگلش صاحب کے وعظ انگریزی زبان میں تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ صلیب بیداری کا موجب ہے اور بیداری کا نتیجہ مسیحی چال چلن ہے اور ہم وہی کرتے جو مسیح نے ہمیں نجات کے لئے کیا۔

پادری وزیر چند اور پادری کلیمنٹس صاحبان کے وعظ پنجابی میٹنگس میں تھے جو موقع کے موجب سامعین کو صلیب کی طرف راغب کرنے والے تھے۔

وعظوں کے علاوہ دعائیہ کمرے رات دن کھلے تھے۔ جہاں کہ بندگان خدا یاد الٰہی میں مصروف ہو کر الٰہی اطمینان اور تسلی سے معمور ہوتے رہے۔ ہم امید کرتے ہیں جن اصحاب نے خدا کی برکتوں کو یہاں پایا وہ اپنی مقامی جگہوں میں جا کر ان کو پھیلائینگے۔

آر۔ سی۔ بینرجی

شہید سکھ مشنری کالج

امرتسر ۳ اکتوبر۔ سردار کھڑک سنگھ نے شہید سکھ مشنری کالج کا افتتاح کیا جو سکھ نوجوانوں کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے کھولا گیا ہے۔ چند سال ہوئے سکھوں کو یہ کالج قلت سرمایہ کے باعث بند کرنا پڑا تھا۔ سردار کھڑک سنگھ کو ان کی رہائی کے بعد مختلف مواقع پر ۲۸ ہزار روپیہ پیش کیا گیا تھا اس میں سے انہوں نے ۸ ہزار روپیہ اس کالج کو دے دیا۔

(زمیندار)

راجپال پر قاتلانہ حملہ کے مقدمہ کا فیصلہ

ملزم کو سات سال قید سخت کی سزا

راجپال پر قاتلانہ حملہ کرنے کے لئے زیر دفعہ ۳۰۷ ملزم خدا بخش کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے وہ ۲۸ ستمبر کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پھر پیش ہوا کارروائی کے آغاز میں عدالت نے ملزم سے سوال کیا کہ کیا وہ کسی گواہ پر جرح کرنا چاہتا ہے؟ ملزم نے جواب میں کہا کہ نہ تو وہ کسی گواہ پر جرح کریگا اور نہ صفائی پیش کریگا۔

اس کے بعد بابو امنی رام صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جگت رام ہیڈ کانسٹیبل تھانہ انارکلی لکھ راج ہیڈ کانسٹیبل چودھری سول چند ساہوکار۔ اور لالہ ہاکم چند کلاتھ مرچنٹ کی شہادتیں ہوئیں۔

اس کے بعد راجپال کا بیان عدالت نے میو ہسپتال میں ملزم کی موجودگی میں جا کر لیا۔

راجپال کا بیان

میں تاجر کتب ہوں۔ سوموار ساڑھے آٹھ بجے کا واقعہ ہے کہ میں دکان کے اندر کام کر رہا تھا میرے نوکر نے آواز دی کہ سوامی جی مجھے بلا رہے ہیں۔ میں باہر گیا اور دکان کے تختے پر کھڑا ہو گیا۔ سوامی ستیانند جی اور سوامی ودیا نند جی باہر کھڑے تھے سوامی ودیانند جی نے مجھے چند کتب جلد بند کروانے کے لئے دی تھیں۔ جب میں انہیں کتابیں دکھا رہا تھا میں نے آدمی پولیس کے نزدیک ملزم کو دیکھا۔ میں پھر اپنے کام میں لگ گیا۔

ملزم نے اچانک میرے سامنے آ کر میری چھاتی پر چاقو سے حملہ کیا۔ جب اس نے چاقو مارا میں پیچھے ہٹ گیا۔ تاہم چاقو مجھے لگا اور خون جاری ہو گیا۔ ملزم نے مجھے دھکیل کر دکان کے اندر کر دیا۔ میں اندر جا کر نیچے گر پڑا ملزم میرے اوپر چڑھ گیا۔ میں اپنی چھاتی کو چاقو کے حملے سے بچانے کی کوشش کرتا رہا۔ سوامی ستیانند کے پہنچنے سے پیشتر ملزم نے مجھے چند زخم لگائے۔ سوامی جی نے آ کر ملزم سے چاقو چھیننے کی کوشش کی۔ ملزم یہ کہے جاتا تھا کہ کہاں آج تم میرے ہاتھ آئے ہو۔ میں تمہیں مار کر چھوڑونگا۔

جس وقت سوامی ستیانند نے ملزم کا ہاتھ پکڑ لیا ملزم نے مجھے بازو پر دانتوں سے کاٹا۔ چند روز ہیں دن پہلے ملزم میری دکان کے آگے سے گذر رہا تھا میں نے کرم دین درزی کی دکان پر اسے بیٹھے دیکھا تھا۔ پھر معلوم ہوا کہ ملزم جلد سازی کی دکان کھولنے کے لئے میرے بازار میں دکان لینا چاہتا ہے۔ مجھے ہائیکورٹ نے مقدمہ رنگیلا رسول میں مئی گذشتہ میں بری کر دیا تھا۔ بری ہونے کے بعد میں نے اخبارات میں اعلان شائع کرایا کہ میں کتاب رنگیلا رسول دوبارہ شائع نہیں کرونگا۔ اس کے باوجود انجمن خدام نے شیرانوالہ دروازہ میں میرے قتل کا فیصلہ دیدیا میری رائے میں مجھ پر حملہ کتاب رنگیلا رسول کی اشاعت اور مسلمانوں کی ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے مجھے ملزم سے اب بھی خطرہ ہے

ملزم سے سوال پوچھنے کے متعلق

جب ملزم سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو ملزم نے کہا کہ یہ رنگیلا رسول کا لفظ کیوں زبان سے نکالتا ہے میں اسکی زبان بند کرنا چاہتا ہوں۔

اس کے بعد ڈاکٹر تھیوڈور اور ڈاکٹر وشنت رام اور سرجن میو ہسپتال اور نقشہ نویس کے بیان ہوئے اور ملزم کا دوبارہ بیان ہوا۔

ملزم کا دوبارہ بیان

تمام گواہوں نے بیان کیا کہ خدا بخش قتل کی نیت سے آیا تھا اگر میرا ارادہ قتل کا ہوتا تو میں گھر سے کافی طاقت لے کر آتا اور معمولی چاقو کی بجائے کوئی مہلک ہتھیار لے کر حملہ کرتا اور اچھے موقعہ کی تلاش کرتا۔ اگر میری قتل کرنے کی نیت ہوتی تو میں اس وقت حملہ نہ کرتا جب وہاں اتنے آدمی کھڑے تھے کیا مجھے ان کی طاقت کا احساس نہ تھا۔ میں نہ چاقو لے کر راجپال کے قتل کے ارادہ سے گیا اور نہ ہی میں نے چاقو مارا میں فقط میر کی کتاب لینے گیا تھا۔

عدالت کا فیصلہ

فاضل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم کو سات سال قید سخت جس میں تین ماہ قید تنہائی بھی شامل ہے کی سزا کا حکم دیا۔ میعاد قید کے بعد ملزم کو پانچ پانچ ہزار روپیہ کی تین سال کے لئے حفظ امن کی تین ضمانتیں زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری داخل کرنی ہونگی۔ ضمانت نہ دے سکنے کی صورت میں تین سال مزید قید محض بھگتنی پڑیگی۔ (پرکاش)

چڑیوں کی فوجی عدالت

مجرم کو کس طرح سزا دیجاتی ہے

اکثر آدمیوں نے چڑیوں کو کسی کھیت یا پہاڑی پر کثیر تعداد میں جمع ہوتے اور شور مچاتے دیکھا ہوگا پرندے علی الخصوص شہری اور پہاڑی کوے گاہے گاہے فوجی عدالت قائم کرتے ہیں۔ قیدی عدالت میں لایا جاتا ہے اور عام غوغا آرائی کے بعد فیصلہ سنا دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی پرندہ مجرم قرار دیا جاتا ہے تو اسے باقی پرندے چونچیں مار مار کر ہلاک کر دیتے ہیں غالباً پرندے پر یہ الزام ہوتا ہے کہ اس نے کسی دوسرے پرندے کے گھونسلے میں سے تنکے چرائے سزائے موت کے علاوہ یہ سزا بھی دی جاتی ہے کہ چند پرندے مجرم کے گھونسلے کو جا کر تباہ کر دیتے ہیں۔ اگر کسی پرندے کا قصور معمولی ہو تو وہ ضروری سزا کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے اور برادری میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ (زمیندار)

مقدس لوقا کا احوال

خداتعالےٰ جل شانہٗ نے اپنے جلال کو منکشف کرنے کے لئے کیسے عجیب طریقے اور وسائل بہم پہنچائے ہیں کہ جنکو دیکھکر ہماری عقل دنگ رہجاتی ہے اور ہماری سمجھ بیکار ہے۔ جب کسی نے خداوند یسوع مسیح کا دامن نیک نیتی سے پکڑ لیا تو اُس نے اُسے ہرطرح کی برکات سے مالامال کردیا۔ آج ہم اسی طرح سے ایک مقبول رسول کا حال بیان کرتے ہیں۔

مقدس لوقا غیر اقوام میں سے مسیحی تھا جو غالباً انطاکیہ یا فلپی کا باشندہ تھا۔ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں ہُنر وفن بہت ترقی پر تھا اور یہ بھی طبابت اور حکمت میں بہت ماہر تھا۔ اُسے یورپ اور ایشیا کے بڑے بڑے شہروں میں جانے کا اتفاق ہوتا تھا اور یوں اُس کا تجربہ بہت بڑھتا گیا حتّٰی کہ وہ ایک حکیم حاذق بن گیا۔ چونکہ یہ یہودی نہ تھا اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مسیحی ہونے سے پیشتر وہ بھی دوسروں کی مانند مورتی پوجا کرتا تھا اور ان مراسم کی ادائیگی میں اپنا بہت سا وقت صرف کرتا تھا۔ فی زمانہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحیوں نے انجیل کی منادی میں بہت دفعہ بت پرستوں اور بے دینوں کے ہاتھوں تکالیف ومصائب کا سامنا کیا اور یہ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ کسی شخص کو اس کے بے اصل تصورات اور توہمات باطلہ سے آگاہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ یہودیوں کو یا اُن کو جو کتاب مقدس پر ایمان رکھتے ہوں ہم خداوند مسیح کے نجات بخش پیغام سے آگاہ کرسکتے ہیں لیکن مشکل زیادہ ان لوگوں میں ہوتی ہے جو کہ الہامی کتب کے قائل ہی نہ ہوں۔ خیر خواہ کسی طرح سے ہو خدا نے اس شخص کو چن لیا تاکہ اس کے ذریعہ سے غیر یہودیوں تک مسیح کی بخشش عامہ کا اشتہار ہوجائے۔ اعمال ۱۱: ۲۶ میں ہے کہ "شاگرد پہلے انطاکیہ ہی میں مسیحی کہلائے"۔ اس سے قرین قیاس اور گمان غالب ہے کہ لوقا نے انطاکیہ میں ہی مقدس پولوس رسول کی زبانی انجیل سنی اور اُسی جگہ وہ ایمانداروں کی جماعت میں شامل ہوکر مسیحی کہلایا۔ اسی وقت سے اُس نے پولوس رسول کی رفاقت کو پسند کیا اور اپنی پوری طاقت اور دل کی کامل کوشش سے خداوند یسوع مسیح کا ایک سرگرم مبشر بن گیا اور اُس نے مسیح کے نام کی خاطر دکھ تکلیف اُٹھانے کو اپنے لئے فخر کا باعث سمجھا۔ صرف یہی پولوس کی خوشی اور غمی میں ہمیشہ شریک رہتا تھا۔ اور روم میں بھی اُس کے ساتھ جہاز کی تمام مصیبتیں برداشت کرتا ہوا گیا تھا۔ خود رسول اپنے خطوط میں اُسکی خدمت اور جوش کا بیان کرتا ہے۔ مثلاً کلسیوں ۴: ۱۴ فلیمون ۱: ۲۴۔ یہاں تک کہ اپنی قید کی حالت میں بھی تمطاؤس کو یوں لکھتا ہے کہ "صرف لوقا میرے پاس ہے"۔ (۲ تمطاؤس ۴: ۱۱) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لوقا آخر تک رسول کا ہمخدمت رہا اور مرنے تک ایماندار رہ کر تاج شہادت پہنا۔

اس کی تصیفات

لوقا نے عہد جدید کی دو کتابیں الہام سے لکھی ہیں۔ اول انجیل سوم اور دوسرے کتاب اعمال الرسل انجیل اُس نے سنہ ۶۳ء میں ملک اخیا میں لکھی اور کتاب رسولوں کے اعمال کو شہر روم میں سنہ ۶۳ء میں تمام کیا اگرچہ اُس نے اپنی انجیل (بقول خود) رسولوں وغیرہ سے دریافت کرکے لکھی ہے لیکن تو بھی اس کے الہامی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ خدا کا روح ہر حالت میں اس کا معاون ومدد تھا۔ انجیل میں اُس نے مسیح کی زندگی کا فوٹو ولادت سے لیکر صعود جسد عنصری تک پیش کیا ہے اور کلیسیا کی بنیاد اور ابتدائی مسیحیوں کی تواریخ کا احوال خود چشمدید گواہ ہوکر کتاب اعمال میں درج کیا ہے۔ اس کے انجیل نویسی کے طرز تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ اس نے مسیح کے واقعات جمع کرنے میں عورتوں سے بھی مدد حاصل کی ہے اور بنابرین بعض مفسرین کا خیال ہے کہ مسیح کا نسب نامہ مندرجہ انجیل سوم اُس کی والدہ مریم سے ملتا ہے۔ بہرحال اُسکی تصنیفات کے الہامی اور منجانب اللہ ہونے میں کلام نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ لوقا ایک بڑا لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ہونے کے باوجود بھی مسیح کو جو گنہگاروں کا حقیقی روحانی ڈاکٹر ہے قبول کرلیتا ہے اور اُس کے لئے اپنی جان تک نثار کردیتا ہے۔ اُسکی انجیل میں عورتوں کی خدمت کا خاص طور سے ذکر کیا گیا ہے۔ صرف اُسی کی انجیل (۱۵ باب) میں ہم برگشتہ بیٹا اور مسرف بیٹا وغیرہ تماثیل پڑھتے ہیں جن سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح ہماری نجات کے لئے فکرمند ہے اور اس درجہ تک ہے کہ ہماری مخلصی اور رہائی کے لئے اپنی جان بھی قربان کردیتا ہے۔ اُس کی انجیل میں ہم کو دعا کی بہت تعلیم وتلقین کی گئی ہے۔

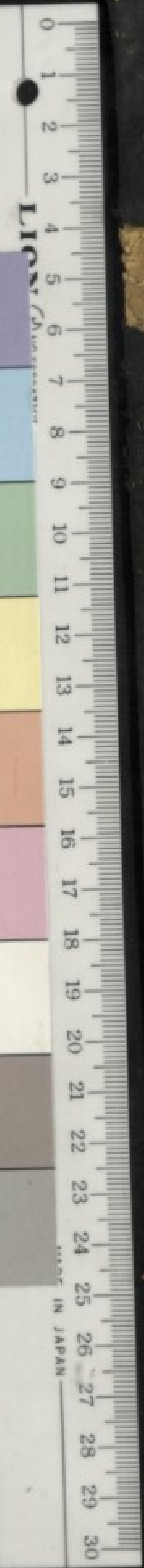
مفید سبق

لوقا کی زندگی سے ہم کو یہ سبق ملتا ہے کہ واجب ہے کہ ہم بھی اپنا سب کچھ مسیح کے قدموں پر نثار کردیں اور یوں اپنے پیارے خداوند کی اس بات پر عمل کریں کہ: "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے"۔

خاکسار۔ کرم الٰہی پنوں

ہالینڈ کے رقبہ میں زبردست اضافہ

انجنیروں نے ہالینڈ سے لیکر جزیرہ دریخین تک سمندر میں ایک دیوار قائم کردی ہے ان کا ارادہ ہے کہ بحیرہ شمالی کے اس حصہ کو خشک کرڈالیں جس نے چھ سو سال پہلے خشکی پر قبضہ کیا تھا اس حصہ کا رقبہ ۱۵ سو مربع میل ہے اور اُسکی گہرائی دس سے بیس فٹ تک ہے۔ اس طرح ہالینڈ کے رقبہ میں اس کے ۱/۴ حصہ کا اضافہ ہوجائیگا یہ کارروائی ۱۹۲۵ء سے شروع کی گئی ہے اور امید ہے کہ آیندہ دس سال میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگی۔ (زمیندار)



مسیحی دھرم کیا ہے؟

گذشتہ سے پیوستہ

شاگردوں نے مسیح کو خدا کیوں کہا اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں ان کے تجربات سے بہرہ ور ہونا چاہئے جو چاروں انجیلوں میں نہایت سادگی و صفائی کے ساتھ درج ہیں۔ دن رات کی صحبتوں سے وہ ایسے متاثر ہو گئے کہ پطرس کو کہنا پڑا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یسوع یہ نہیں کہتا کہ میں سچائی کا راستہ دکھلانے آیا ہوں بلکہ میں خود سچائی ہوں۔ گویا کہ مسیح کا مذہب ایک اخلاقی نشان کی طرف کوشش کرنا نہیں بلکہ خود مسیح کی پیروی کرنا ہے وہ اپنے آپ کو تمام عالم کے ساتھ ہمہ گیر بناتا ہے۔ گناہ معاف کرنے کا اختیار جتلاتا ہے اور روز قیامت کا عادل اپنے آپ کو بتلاتا ہے

اس کی موت اور جی اٹھنا مسیحیت کا دم خاص ہیں۔ اگر وہ جی نہ اٹھتا تو مسیحیت کا سلسلہ ہی نہ چلتا۔ کیونکہ جب وہ مرگیا تو شاگرد ہمت ہار بیٹھے تھے۔

روح القدس

مسیح نے اپنی موت سے پہلے ایک مددگار کا وعدہ کیا۔ جو سچائی کا روح ہوگا۔ جو شخص خدا پر ایمان رکھتے ہیں وہ ضرور تسلیم کرینگے کہ سب سچائی نیکی اور ہر اچھی بات خدا کی طرف سے ہے۔ خدا کا روح عالمگیر اور ابتدا سے ہے۔ اُس نے انسان کو تنہا حال نہیں چھوڑا۔ اس روح کے اثر کو ہی الہام سمجھنا چاہئے۔ اس کا اثر ایسے ہی ہوتا ہے جیسے ایک نہایت ہی عظیم ہستی کا ایک ادنے سے شخص پر ہو۔ یعنی وہ شخص اپنے آپ کو بھول جائے اور مخاطب کی طبیعت سے متاثر ہو کر بالکل ہی بدل جائے۔ یہ روح جسکا مسیح نے وعدہ کیا یہ اس کا اپنا روح تھا اور مسیحیوں کو اس بات کا احساس ہے کہ مسیح زندہ اور ہمیشہ مددگار ہے یہی مسیحیت کا زور ہے

بحالی

مسیح نے اپنی جان خود دی۔ اس نے باپ کی مرضی کو پورا کیا۔ سچائی کے کام سے بال بھر بھی منحرف نہ ہوا۔ وہ یروشلیم میں اس لئے گیا کہ اپنی جان دیوے۔ اس نے اپنی جان کیوں دی؟ مسیحیوں کا جواب ہے تاکہ انسان کو گناہوں سے بچائے۔

اس قربانی کو سمجھنے کے لئے دو مرکزی باتوں کو سمجھنا چاہئے۔ گناہ اور معافی۔

مسیحی سمجھتے ہیں کہ گناہ صرف اخلاقی قانونوں کو توڑنا ہی نہیں۔ امتیازی بات یہ ہے کہ گناہ خدا کی محبت کے مخالف کام کرنا ہے۔ گناہ سے وہ شخصی رشتہ جو خدا اور انسان میں ہے قطع ہو جاتا ہے۔ جُدائی ہو جاتی ہے۔ گناہ محبت کو ٹھیس لگاتا ہے اور اسکی تلافی خود محبت ہی کر سکتی ہے۔ وہ باپ جس کا بیٹا بگڑ جائے خود تکلیف اُٹھا کر کار گناہوں کی معافی ہے اُسکی سزا کا منسوخ کر دینا مطلب نہیں۔ گناہ کے نتائج بے بدل ہوتے ہیں مستقل ہوتے ہیں۔ یہ انصاف ہے کہ ہم اپنی سزا پائیں۔ اتنی ہم میں جرأت ہونی چاہئے وہ کشیدگی اور قطع تعلقی جو خدا اور انسان کے درمیان گناہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو بحال کرنا گناہوں کی معافی ہے۔ جیسے انسان معاف کرتا ہے تو پھر انسان بحال ہو جاتا ہے ویسے ہی خدا کا حال ہے۔ یہ بہت مشکل کام ہے اور خدا کو بھی معافی دینے کے لئے قیمت دینی پڑتی ہے۔ پس مسیح کی موت سے خدا اور انسان میں رشتہ دوبارہ قائم ہو گیا اور انسان اور انسان میں صلح ہو جاتی ہے۔

نجات ہمیشہ کی زندگی

پس جب انسان اور خدا کا ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہوتا ہے اسی کو ہم معافی کہتے ہیں اور یہ سفر کا شروع ہے سفر کا اخیر ہمیشہ کی زندگی یا نجات ہے۔ جو ہر روز مسیح کے ساتھ ساتھ چلنے سے حاصل ہوتی ہے۔

جلال الدین

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہند کے دفاتر یکم نومبر ۱۹۲۶ء سے دہلی میں کھلینگے۔

پنجاب کا محکمۂ ماہی گیری

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے محکمہ ماہی گیری کی رپورٹ بابت سال ختتمہ ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محکمہ کا کام بدستور سابق اطمینان بخش طریق پر جاری ہے مچھلیاں پکڑنے کے لئے لائسنس لینے والوں کی تعداد میں ۶۳ کا اضافہ ہوا ہے۔ ضوابط ماہی گیری ایک اور ضلع میں نافذ کئے گئے اسوقت ۱۷ اضلاع ان ضوابط کے دائرہ نفاذ میں ہیں۔

زمینداروں اور ماہیگیروں کے حقوق کا مسئلہ

یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا کہ ماہی گیر جو مچھلی پکڑیں اس پر زمینداروں کا حق ہوگا یا نہیں۔ اگر مسئلہ حل ہو چکا ہوتا اور ڈسٹرکٹ بورڈوں نے حیثیت ٹیکس عاید کیا ہوتا تو یقین تھا کہ اور بہت سے ماہی گیر لائسنس حاصل کرتے محکمہ ماہی گیری پیشہ ور ماہی گیروں کی بہبودی کے لئے انتہائی کوشش کر رہا ہے محکمہ مذکور کے ارکان لیکچروں کے ذریعہ اشاعتی کام کرتے ہیں۔ جادو کی لالٹین کے ذریعہ یہ واضح کرتے ہیں کہ اگر مچھلیوں کی بقاء نسل کی کوشش کی جائے تو اس سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ راولپنڈی میں کنڈی سے مچھلی پکڑنے والوں کی ایک انجمن ہے جس کے ممبروں نے محکمہ ہذا کو اس ضمن میں گرانقدر امداد دی۔ انہوں نے محکمہ کے سامنے یہ بھی تجویز پیش کی ہے کہ نئے آبی قطعات کو ریزرو کر لیا جائے اور اُن مخصوص علاقوں میں کسی کو مچھلی پکڑنے کی اجازت نہ ہو۔ یہ تجویز زیر غور ہے

لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لالہ سری رام ایم۔ اے رئیس اعظم اور مدیر خمخانۂ جاوید نے عہد مغلیہ کی تصاویر اور دیگر بیش قیمت کتابیں جو خمخانہ جاوید کی تکمیل کے لئے جمع کی گئی تھیں ہندو یونیورسٹی کو عطا کردی ہیں۔ (زمیندار)

مسیحی مذہب کس طرح دنیا میں پھیلا

مسیحیت عالمگیر ہے اور عنقریب عالم کی ہر طرف مسیحیت پھیلتی جارہی ہے اور بنی آدم کا ایک بڑا حصہ مسیحیت کا [illegible] ہے۔ مسیحیت کا بانی یسوع ناصری تھا ایک یہودی معلم ملک کنعان کے ایک چھوٹے شہر بیت لحم میں اُس وقت پیدا ہوا جب سلطنت روم بڑے عروج پر تھی اور تمام معلومہ دنیا اس سلطنت کے ماتحت تھی۔ ناصری مبشر نے اپنے مذہب کا نام آسمان کی بادشاہت رکھا۔ اس بادشاہت کی کارروائی پر بارہ غیر معروف آدمیوں کو بلا کر ساڑھے تین سال اپنے ساتھ رکھا اور ان کو آسمان کی بادشاہت کی تعلیم دی اور اس کے قوانین سکھلائے اور ان کو دنیا میں توبہ کی منادی اور آسمان کی بادشاہت کی خوشخبری پھیلانے کو بھیجا اور اُن کو کہا کہ سب قوموں کو میرے شاگرد بناؤ اور ان کو رسولوں کا لقب دیا جس کے معنے بھیجا ہوا ہے۔ کسی قدر کی دینی اصطلاح میں اُن کو حواری نام دیا گیا۔ وہ پہلے یہودی قوم کے پاس بھیجے گئے جو کہ خدا کی برگزیدہ اُمت اور آسمانی بادشاہت کی منتظر تھی۔ مسیح نے خود بھی اپنا کام پہلے انہی کے درمیان شروع کیا۔ مسیح نے دعوے کیا کہ میں ہی یہودیوں کا آنے والا مسیح موعود ہوں۔ جس کے انتظار میں وہ قوم بے قرار تھی۔ یسوع ناصری نے اپنے دعوائے مسیحیت کی نہایت ہی عجیب اور فوق العادت کاموں سے تصدیق کی۔ وہ عجیب کام اور اقوال کتب عہد جدید میں مندرج و مسطور ہیں جو انجیل مقدس کے نام سے نامزد ہیں۔ انجیل کے معنے خوشخبری کے ہیں۔ یسوع ناصری نے اپنے رسولوں کو دین مسیحی کی اشاعت کے لئے دنیا میں بھیجا اور اُن کو حکم دیا کہ تمام دنیا میں جا کر اس انجیل کی منادی کرو اور جو ایمان لائے وہ اس آسمانی سلطنت کا مطیع اور فرمانبردار ہو کر اُس کی رعایا میں شامل ہوگا جو ازلی اور ابدی حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ رسالت کے شروع میں یسوع مسیح نے اپنے رسولوں کو صرف قوم یہود ہی کے پاس بھیجا تاکہ پہلے وہ اپنے موعود مسیح کو قبول کریں اور نجات کے وارث ہو کر غیر اقوام کے لئے نجات کا باعث بنیں۔ مگر جب قوم یہود نے بغاوت اور سرکشی اختیار کی اور ایک قلیل تعداد کے سوا تمام باقی قوم نے اس کی مسیحائی سے انکار کر دیا۔ تب اُن کو حکم ملا کہ تمام عالم میں نکل کر مسیحیت کے مبشروں کو یہ حکم ملا کہ چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ نہ سونا اپنے کمربند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔ راستے کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے اور جس شہر یا گاؤں میں داخل ہو دریافت کرو کہ اس میں کون لائق ہے اور جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو اسی کے ہاں رہو اور گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کرو اور اگر وہ گھر لائق ہو تو تمہارا سلام اُسے پہنچیگا اور اگر لائق نہ ہو تو تمہارا سلام تم پر پھر آئیگا اور اگر کوئی تمہیں قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سنے تو اس گھر یا اس شہر سے باہر نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن اس شہر کی نسبت سدوم اور عمورہ کے علاقے کا حال زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔ دیکھو میں تمہیں بھیجتا ہوں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں پس سانپ کی مانند ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بھولے بنو۔ مگر آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وہ تمہیں عدالتوں کے حوالے کرینگے اور اپنے عبادتخانوں میں تمہارے کوڑے لگائینگے اور تم میرے سبب حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کئے جاؤگے تاکہ اُنکے اور غیر قوموں کے لئے گواہی ہو لیکن جب وہ تمہیں پکڑوائیں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح کہیں یا کیا کہیں کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اُسی گھڑی تمہیں بتلا دیا جائیگا۔ کیونکہ بولنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے جو تم میں بولتی ہے۔

بھائی کو بھائی قتل کے لئے حوالے کریگا اور بیٹے کو باپ اور بیٹے اپنے ماں باپ کے برخلاف کھڑے ہوکر انہیں مروا ڈالینگے اور میرے نام کے باعث سب لوگ تم سے عداوت رکھینگے مگر جو آخر تک برداشت کریگا وہی نجات پائیگا۔ متی ۱۰: ۵-۲۳۔

جو لوگ انجیل اور پہلی صدیوں کے مسیحیوں کے حالات زندگی سے آگاہ ہیں وہ بخوبی جان لینگے کہ مسیحی اور مبشران انجیل کس قدر پہلے یہودیوں کے ہاتھ سے اور بعد میں غیر اقوام خاصکر رومی سلطنت سے ستائے گئے۔ کوڑوں سے پٹوائے گئے شکنجوں میں کھنچوائے گئے۔ شیروں سے پھڑوائے گئے اور تلوار کی دھار سے مارے گئے۔ آگ میں جلائے گئے اور طرح طرح کی ایذائیں اُن کو دی گئیں۔ اتنی عظیم مصیبتوں کے باوجود انہوں نے ظالم کا مقابلہ نہ کیا بلکہ اپنے دشمنوں کے لئے دعا کرتے تھے۔ اور وہ اس تعلیم پر ایمان کے ساتھ کاربند ہے کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا جو تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ اور پھر اس نے یہ بھی کہا کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو اور کامل بنو جس طرح تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔ یہ ہیں مسیحی مذہب کے اوزار اور ہتھیار جن سے مسیحیت دنیا پر غالب آئی اور ہر طرف عالم میں پھیل گئی۔ مسیحیت ایک روحانی جنگ کے لئے عالم میں نمودار ہوئی اور اس کا مقصد ابلیس کی قدرت اور قوت کو نیست و نابود کرنا تھا اسلئے مسیحیت جسمانی ہتھیاروں کی محتاج نہ تھی اور نہ ہے بلکہ قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہے ۲ قرن ۱۰: ۴-۵۔ مسیحیت کی تلوار کلام الہٰی اور دعا اور صبر اور استقلال اور ایمان ہے جس کے باعث وہ ہر مخالف قدرت پر غالب آتی رہی اور انہی ہتھیاروں سے وہ نہ صرف یونانی حکمت اور فلسفے پر غالب آئی بلکہ روم جیسی جابر اور قہار



اور بت پرستی کی حامی سلطنت پر اپنے خون بہانے اور یسوع ناصری کے نام اور اُسکی الہٰی قدرت سے غالب آئی اور تمام مخالف مسیح دنیا پر فتح مند ہو کر آخرکار روم کی سلطنت کے تخت پر متمکن ہوئی اور مسیحی لوگوں نے تمام وحشی اور بت پرست یورپ اور تمام بے دین دنیا کو اپنا حلقہ بگوش بنا لیا اور تا حال یہی اصول قائم اور بحال ہے کہ مسیحی لوگ اپنے مسیح کی صلیب اُٹھا کر دنیا میں مسیحی مذہب تبلیغ کرتے ہیں اور کسی دنیوی زور اور طاقت اور مدد پر بھروسا نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایمان ہے کہ سچائی کی فتح ہے اور مسیحیت خدا کی سچائی ہے۔ نہ تلوار سے اور نہ زور سے بلکہ خدا کی روح سے رب الافواج فرماتا ہے مسیحی مذہب کے عالمگیر ہونے کی یہ ایک زبردست دلیل ہے۔ فقط

پادری بوٹا مل۔

تصحیح

۲۳ ستمبر ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں صفحہ ۸ کالم ۲ سطر ۹ سے یوں پڑھنا چاہئیے " باپ کی وجودی صفت یہ ہے کہ وہ بیٹے کا باپ ہے زبور ۲: ۷ عبرانی ۱: ۵ بیٹے کی وجودی صفت یہ ہے کہ وہ باپ سے پیدا ہو یوحنا ۱: ۱۴–۱۸ روح القدس کی وجودی صفت یہ ہے کہ وہ لا ابتدا اور لا انتہا باپ اور بیٹے سے نکلے یوحنا ۱۵: ۲۶ گلتیوں ۴: ۶ رومیوں ۸: ۹ "

پادری بوٹا مل

ایک مدفون کتب خانہ

مغربی چین سے ایک مدفون کتب خانہ دستیاب ہوا ہے۔ اس سے قدیمی چینی رسم الخط کو پڑھنے کے قاعدے بھی ملے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کتب خانہ دسویں صدی میں دفن کیا گیا ہے اس کتبخانہ میں تبتی اور ترکی زبان کی مختلف تحریریں برآمد ہوئی ہیں

اِطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب گورنمنٹ (وزارت لوکل سلف گورنمنٹ) کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہے کہ جب لوکل باڈیز (مقامی مجالس) کے رجسٹرہائے انتخاب مرتب کئے جاتے ہیں اس وقت اور پھر جب ابتدائی رجسٹر شائع ہو چکتے ہیں تو انتخاب کے امیدوار اور دیگر ان معاملات میں دلچسپی لینے والے اصحاب ان رجسٹرہائے انتخاب میں درج رجسٹر ہونے کے لئے دعوے پیش کر کے بہت سے جعلی نام اندراج کراتے ہیں۔ اس خلاف قانون طریق کار کے انسداد کے لئے گورنمنٹ پنجاب (وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ) کی یہ رائے ہے کہ جب جرائم زیر دفعہ ۴۲۸ تعزیرات ہند کے لئے ثبوت موجود ہے تو بے روک ٹوک ان کے متعلق استغاثے دائر کر دیئے جائیں گورنمنٹ پنجاب (وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ) نے اس معاملہ میں جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کے نام مراسلت بھی ارسال کر دی ہے۔ جس سے امید ہے کہ مندرجہ بے اعتدالیوں کا انسداد ہو جائیگا

یوپی انڈین کرسچن ایسوسی ایشن

یوپی انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۵ تا ۲۶ ماہ اکتوبر بمقام گورکھپور فراہم ہوگا۔ جملہ ممبران آئی سی اے سے گذارش ہے کہ وہ مندرجہ بالا تاریخوں کو یاد رکھیں اور اپنی شرکت سے کانفرنس کو رونق بخشیں۔

مقامی انجمنوں کے عہدیداروں سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل اطلاع جائنٹ سکرٹری یوپی ایسوسی ایشن کے نام ارسال فرمائیں۔

(۱) مقامی انجمن کے عہدیداروں کی فہرست

(۲) کوئی اہم معاملہ جو کہ قابلِ غور کانفرنس ہو۔

(۳) ایلچیوں کی فہرست۔

عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ اپنے کام کی ایک مختصر رپورٹ اپنے ایلچیوں کے ہمراہ ارسال فرمائیں تاکہ کانفرنس میں پیش کی جاسکیں۔

رہائش کا انتظام سنٹ اینڈریوز کالج میں کیا گیا ہے ایلچی اپنے آنے کی اطلاع مسٹر پی۔ این داس صاحب گورکھپور ارسال فرمائیں۔

ڈیلیگیشن فیس امسال ایک روپیہ ہوگی۔

اپنا چندہ از راہ عنایت خزانچی ڈاکٹر پی۔ سی مکرجی صاحب کالون منپا الہ آباد کو ارسال فرمائیں۔ کانفرنس کی کامیابی جملہ ممبران و مقامی انجمنوں کے عہدیداروں کی امداد و معاونت پر مبنی ہے۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران شرکاء کو کانفرنس کی شراکت پر آمادہ کرینگے۔ بہت سے اہم اور ضروری معاملات امسال زیر غور کانفرنس ہونگے۔ فرقہ وارانہ نیابت کا اہم معاملہ پیش ہوگا اور فرقہ وارانہ نفاق کے دشوار مضمون پر خیالات کا اظہار ہوگا اور کوئی ایسی صورت زیر غور ہوگی۔ جس کے ذریعہ سے ہم ہند و مسلم جماعتوں کی امداد کر سکیں ہر ایک ہندوستانی مسیحی کو اپنے قومی اور جماعتی فرائض پر مزید غور کرنا چاہئے بکثیر و تعداد اور اہم معاملات ہمارے درپیش ہیں جن کا حل کرنا جلد سے جلد ضروری ہے امید ہے کہ امسال بہت سے اصحاب کانفرنس میں شراکت فرمائینگے۔

نوٹ

مضامین برائی اندراج پروگرام جلدی ارسال کئے جائیں تاکہ انتظامیہ کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاسکیں۔

ای سی بھٹی۔ ایم۔ اے
جائنٹ سکرٹری
معرفت سٹی۔ وائی۔ ایم سی۔ اے
الہ آباد

اُردو ٹریکٹ اور ہینڈبل

(خوب یاد رہے کہ یہ ٹریکٹ اور ہینڈبل ایک سو فی صد سے کم کی تعداد میں فروخت نہیں ہوتے۔ نزدیک کے ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھیں تاکہ بھاری پارسلوں کے خرچ میں کفایت رہے)

عقیقہ۔ مسلمانوں میں رسم عقیقہ حقیقی قربانی یعنی مسیح کے خون کا نشان ہے۔ ایک آنہ فیصد اور ۸ر فی ہزار۔

پاکیزگی۔ حقیقی پاکیزگی دل سے واسطہ رکھتی ہے ایک آنہ فیصد اور ۸ر فی ہزار۔

کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں۔ پڑوسی کی خدمت ہمارا فرض ہے۔ ایک آنہ فی صد اور ۸ر فی ہزار۔

مردہ نبی یا زندہ۔ زندہ نبی خداوند یسوع مسیح ہے۔ ۱ر فی صد اور ۸ر فی ہزار۔

فدیہ عظیم۔ مسیح یسوع ہی دنیا کا اصل فدیہ ہے۔ ۱ر فی صد اور ۸ر فی ہزار

پروانہ اور تتلی۔ (لڑکیوں کے لئے) ۱ر فیصد اور ۸ر فی ہزار۔

(یہ تمام ٹریکٹ اور ہینڈبل اُردو زبان اور فارسی خط میں ہیں۔ بازاری منادی۔ بشارتی جلسوں اور تبلیغی مہم کے لئے خاص طور پر کارآمد ہیں۔ باقی اگلے نمبر میں درج ہونگے)

راحت افزا۔ قاضی خیر اللہ صاحب کی عبادتی اور ٹمپرنس نظموں۔ گیتوں اور بھجنوں کا مجموعہ۔ صفحہ ۳۲۔ ۱ر

عالمگیر مذہب۔ مصنفہ خواجہ صاحب۔ اس رسالہ میں کئی مذاہب کا مقابلہ کر کے ثابت کیا ہے کہ مسیحی دین ہی تمام دنیا۔ زمانوں اور تمام حالات کے لئے کارآمد اور مفید ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۳۶۔ ۳ر

حکمت۔ مصنفہ سادھو سندر سنگھ صفحہ ۵۶۔ ۴ر

سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ یوئنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جین رکھنا ماعہ سے مالعہ تک اور گروکوٹ ل عہ سے ع عہ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مجرب علاج ۱۳/۳

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر۔ نیا ہو یا پرانا شرطیہ دوا ہے۔ ورد ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

بخار کی علمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ تیئہ۔ چوتھیہ۔ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ر

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے نہایت مجرب گولیاں ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

المشتہر

ڈاکٹر ای۔ این۔ او ویدیا یہ خورجہ

ضلع بلند شہر

براہین نیّرہ ۱۳/۵

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعویٰ تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے جس میں تاریخی و رزرد ولدو جواب براہین قاطعہ سے ان الزام تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے اور مولویوں کی تمام غلط فہمیوں اور انکے اوہام باطلہ اور خود ساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے اگر آپ مسیحی مبشر اور پادری ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہے تو ضرور ہی خود عدیم النظیر رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اسکی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام مناد ونکو بھی اس نہایت ضروری ہتھیار سے مسلح کر دیں جو کہ آپ صاحبان کی عین موقع پر کامل دستگیری کریگا۔ کتابت۔ طباعت عمدہ کاغذ سفید چکنا قیمت ۵ر مع محصولڈاک ہے بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہونے پر اسکی ایک جلد اسکی دوگنی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی۔

مکافات عمل شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی پُر درد اور دل ہلا دینیوالی داستان بطرز ناول عبارت کی شستگی محاورات کی نمکینی مضمون کی دلچسپی طرز ادا اور محاکات کی خوبی قابل دید ہے ایک بار پڑھ لینے سے اگر آپکی زبان برسوں چٹخارے نہ لے تو ہمارا ذمہ قیمت فی جلد ۱۲ر محصولڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ۔ پی۔ ایل۔ ایل ایچ ایل۔ ایم۔ پی۔ قصور۔ کوٹ پیر انوار ضلع لاہور پنجاب

پادری ایچ۔ ای ڈائمل صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم مینیجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔